فتوی نمبر:24

اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ اور ذاتیہ میں فرق

سوال: 24 اللہ تعالیٰ کی صفاتِ فعلیہ اور صفاتِ ذاتیہ میں فرق کیسے کرتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ اور صفاتِ ذاتیہ میں فرق سمجھنے کے لیے درج ذیل عبارت کو ذرا غور سے پڑھ لیجئے۔

صفاتِ فعلیہ: اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جن کا تعلق اس کی مخلوق کے ساتھ ہے وہ صفاتِ فعلیہ کہلاتی ہیں۔ ان صفات کے ظہور کے لیے مخلوق کا ہونا ضروری تھا۔ مثلاً "رزاق" (رزق دینے والا) ہونا، یہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت فعلی تھی لیکن اس صفت کا ظہور اس وقت ہوا جب اس نے اپنی مخلوق کو رزق دیا۔ اسی طرح "محی" (زندگی دینا) ہمیشہ سے اس ذاتِ باری تعالیٰ کی صفت تھی لیکن جب اس نے مخلوق کو حیات دی تو اس صفت کا ظہور ہوا، یہ ہیں صفاتِ فعلیہ، کیونکہ ان کا تعلق مخلوق کے ساتھ ہے۔

آپ اسے مزید آسانی سے سمجھنا چاہیں تو اسے تین حصوں میں تقسیم کر لیجئے۔

ایک تو مخلوق ہے جس پر کسی بھی صفت فعلی کا ظہور ہو رہا ہے تو یہ مخلوق تو ختم ہو جانے والی چیز ہے۔

دوسرے نمبر پر وہ تعلق ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان پیدا ہو رہا ہے۔ صفتِ فعلی کا

www.seerat.net

فتوی نمبر: 24

یہ تعلق بھی فنا ہو جانے والا ہے۔

اور تیسری چیز صفتِ فعلی یعنی جہاں سے اس صفت کا آغاز ہوتا ہے (جسے علمائے متکلمین "مبدأ الاضافت" سے تعبیر کرتے ہیں) اور جسے ہم تکوین بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفتِ فعلی یا صفتِ تکوین اس کی ذاتِ اقدس کی طرح ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

وأما الفعلية أي الصفات الفعلية وهي التي يتوقف ظهورها على وجود الخلق.[1]

صفاتِ ذاتیہ: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ صفات ثمانیہ ہیں جن کے اظہار کے لیے مخلوق کا ہونا ضروری نہیں تھا اور یہ آٹھ ہیں۔

(۱) علم (۲) حیات (۳) قدرت (۴) ارادہ (۵) سمع (۶) بصر (۷) کلام (۸) تکوین اور یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔

(1) شرح كتاب فقه الأكبر، بحث كلام جليل في صفة الكلام واختلاف العلماء فيها، ص: 42